علاوہ ازیں اس بنا پر مدینہ میں اس کی ضرورت نہ تھی۔ حالانکہ حضرت ابوقتادہ وغیرہ انصار کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ شریف میں بھی رفع یدین ہوتی تھی۔ (رسالہ رفع یدین بخاری) علی ہذا ثقافت اسلامیہ کے اس علامہ کو یہ بھی علم نہیں کہ آمین عبرانی لفظ ہے۔ اور یہود و نصاریٰ میں اب تک اس کا رواج چلا آتا ہے۔ کہ دعا کے ساتھ آمین کہا جاتا ہے پھر ان پر رعب کیسا۔

ستم ظریفی | عجیب ستم ظریفی ہے کہ آمین اور رفع یدین سے متعلق اس نادر "تحقیق" کے لئے یہ بتانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی کہ یہ دور کی کوڑی آپ نے کون سے سمندر کی تہ سے نکالی ہے۔ اور کون سی آیات قرآنی سے آپ کو یہ تحقیق دقیق حاصل ہوئی ہے۔ شرع کتاب میں جو آپ نے حوالجات دینے سے کنی کترائی ہے اس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ جو چاہوں خرافات لکھتا چلا جاؤں ٹھپے تو ادارہ ثقافت اسلامیہ سے کھرے ہو ہی جائیں گے ثقافت اسلامیہ جو ٹھہرا۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

سنتِ رسول سے تمسخر | اچھا تو آپ ہی کے بقول یہ سنتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح تو ثابت ہو گئیں۔ تو پھر ان کو بلا کہہ کر جو تمسخر اور استہزا آپ نے کیا ہے ظاہر ہے کہ یہ تمسخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا شریعت اسلامیہ سے ہوا۔ ورنہ اس طرح تو دسیوں احکام اسلام کو وقتی کہہ کر اب آپ ان سے رہائی حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ آزاد اسلام کے پیرو آج کل ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ یہاں تک کہ چور کے لئے قطع ید کا قرآنی حکم بھی وقتی تھا[۵]۔ ع

ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

دو کشتیوں میں پاؤں | ان لوگوں کو فریب دہی کے عجیب عجیب طریقے یاد ہیں۔ اسی عنوان "اہل قرآن" کے ذیل میں آپ ذالک الکتاب میں الکتاب سے مراد کتاب فطرت لے رہے ہیں۔ (ص۲۹۴) مگر (ص۲۸۹) پر اسی لفظ "کتاب" کا ترجمہ آپ آیات قرآنی کر رہے ہیں حالانکہ آپ کی پیش کردہ آیت سے اوپر سورۃ الجاثیہ اس طرح شروع ہوتی ہے

---

۵ "ثقافت" لاہور کے کسی شمارے میں میری نظر سے گذرا تھا۔

حٰمٓ۔ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ الخ آیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ
یعنی حٰم۔ کتاب کا اتارنا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں (لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ) مومنوں کے لئے نشان ہیں اور تمہاری پیدائش میں اور اس میں جو وہ جانوروں سے پھیلاتا ہے۔ (آیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ) ان لوگوں کے لئے نشان ہیں۔ جو یقین رکھتے ہیں اور رات اور دن کے اختلاف میں اور اس میں جو اللہ بادل سے رزق اتارتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کے ہیر پھیر ان لوگوں کے لئے (آیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ) نشان ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ تِلْکَ آیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَ آیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔ اگر آپ کے عقیدہ مندرجہ بالا محولہ صفحہ ۲۹۴ کو دیکھا جائے تو یہاں بھی آپ کو یہی ترجمہ کرنا چاہیئے۔ کہ "یہ اللہ کے نشان ہیں۔ جو تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں پس اللہ اور اس کے نشانات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے"۔

آیات قرآنی بھی تو حدیث الرسول ہی ہیں مگر اب یہاں چونکہ انہوں نے اپنا دوسرا الو سیدھا کرنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا انکار کرنا تھا اس لئے یہاں آیات سے "قرآنی آیات" مطلب نکال رہے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں بھی آیات اللہ سے مراد بھی حدیث اللہ ہی ہے۔ جیسا کہ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ تو حدیث اللہ جلی ہو یا خفی حدیث الرسول کے ذریعہ ہی ظاہر ہو گی[1] اللہ عزوجل نے تو منکرین حدیث کے سامنے بذات اقدس قرآنی آیات کبھی بھی تلاوت نہ فرمائیں۔ تاج العروس میں ہے۔
الاٰیۃ الرسالۃ وستعمل بمعنی الدلیل والمعجزۃ یعنی آیت کے معنی رسالت یا پیغام الٰہی ہیں۔ اور دلیل اور معجزہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نزول تورات سے قبل ہی فرعون کو فرمایا تھا۔ قَدْ جِئْتُکَ بِاٰیَۃٍ

---

[1] اپنی اس تصنیف لطیف کے صفحہ ۲۹۲ پر آپ نے خود بھی میرے اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"قرآن میں دو دعائیں انبیاء کی مذکور ہیں وہ آخر انبیاء کی احادیث ہی ہیں" منہ

مِنْ رَّبِّکَ (۲/۲۸) ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے ایک[۵] بات لائے ہیں۔ اور صرف اسی پر انحصار نہیں۔ نزول تورات یعنی وحی جلی سے قبل قریباً ۴۰ سال تک[۶] حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام فرعون اور بنی اسرائیل پر جو کچھ بھی پیام رسالت فرماتے رہے سبھی وحی خفی کے ذریعہ ہی تھا۔ کیونکہ وحی جلی یعنی تورات کا نزول تو برسوں بعد معراج طور کے وقت ہوا۔ (اعراف)

سیاہ بہتان | عنوان "اہل قرآن" کے ذیل میں صفحہ ۲۸۸ پر لکھتے ہیں۔

"اہل حدیث کا اکثر مناظرہ آریہ سماج والوں سے ہوا کرتا تو مخالف ہمیشہ احادیث ہی پیش کرتا۔ صحاح ستہ میں احادیث ایسی بھی ہیں کہ اگر ان کی صحت تسلیم کی جائے تو قرآن کا دعویٰ کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (۱۵/۹) ثابت نہیں ہوتا ...... اب اہل حدیث کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا یا تو احادیث کو وحی خفی کا درجہ نہ دیں۔ ورنہ انہیں حجت شرعی سمجھیں۔ یا مخالف فریق کا اعتراض تسلیم کریں۔ اہل حدیث نے ایک اور روش اختیار کی جب مسیحیوں یا آریاؤں سے مباحثہ کی ٹھہرتی تو یہ شرط پہلے منوا لیتے کہ صرف قرآن کی آیات ہی زیر بحث رہیں گی۔"

حدیث کی صحت اور اس کے حجت ہونے پر چونکہ متعدد مدلل تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ بالخصوص مرکزی جمعیۃ اہلحدیث مغربی پاکستان نے اپنے ہفت روزہ اخبار الاعتصام کا ایک ضخیم نمبر "حجیت حدیث" پر پچھلے ہی سال شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے ایک ہی مسئلہ پر ہر ایرے غیرے کے اعتراض پر بار بار اوراق اور اوقات ضائع نہیں کئے جا سکتے البتہ آپ کے اس سفید جھوٹ پر تعجب ہے کہ آریہ مناظر مسلمانوں کی مخالفت میں ہمیشہ احادیث پیش کرتے تھے ثقافت اسلامیہ کا یہ علامہ جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں رکھتا۔ کہ سو فی صدی جھوٹ بول کر بھی شرمندہ معنی نہیں ہوتا۔ بیسویں صدی کے شروع ہوتے ہی جب بقول آپ کے یہ دور شروع ہوا تھا آریوں نے اپنے گرو سوامی دیانند کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کا ترجمہ ناگری سے اردو میں کیا جس کے

---

[۵] خیال رہے کہ معجزات دو تھے۔ منہ [۶] دیکھو خروج ۳ ، ۳۱ اور ۳۲۔ منہ

چودھویں صدی میں صرف قرآن مجید پر ہی ایک سو ساٹھ اعتراضات کئے گئے تھے مگر آپ لکھتے ہیں
"مخالف ہمیشہ احادیث ہی پیش کرتا"

اس کے بعد ۱۴ جون ۱۹۰۳ء کو جب بابو عبدالغفور بی اے آریہ ہو گیا تو اس نے دھرمپال بن کر ترک اسلام لکھی تو اس نے بھی قرآن مجید پر ہی ۱۱۶ اعتراضات کئے مگر آپ لکھتے ہیں
"مخالف ہمیشہ احادیث ہی پیش کرتا"

اس کے بعد غلام حیدر امروہی آریہ ہوا تو اس نے حملۂ حیدری لکھ کر نہ صرف قرآن مجید پر ہی حملہ کیا بلکہ ایک نیا قرآن ہی بنا ڈالا۔ اور آپ لکھ رہے ہیں کہ
"مخالف ہمیشہ احادیث ہی پیش کرتا۔

قرآن پر حملوں کی مدافعت کس نے کی آریوں کی ان مسلسل یورشوں اور حملوں کے متعلق سوال یہ ہے کہ آپ کے ان عنوانی "اہل قرآن" میں سے بھی کسی نے ان حملوں کا جواب دیا؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو آپ نے جولافیں اور شیخیاں عنوان "اہل قرآن" کے ذیل میں بگھاری ہیں ان سے خاموشی بہتر تھی جبکہ بفضلہ تعالےٰ اس میں سے ہر ایک کتاب کا جواب اہل حدیث اور نہ صرف اہل حدیث نے ہی دیا اور امام المناظرین حضرت مولانا ابوالوفا امرتسری مرحوم نے ایسے مدلل اور ٹھوس جوابات دیئے کہ نہ صرف یہ کہ ان کا جواب الجواب آج تک آریوں سے نہ بن سکا بلکہ دھرمپال جیسا بھکڑ آریہ مغلوب و عاجز ہو کر پھر مسلمان ہو گیا۔

غلام حیدر کے قرآن کی بیسیوں غلطیاں اصول لغت صرف و نحو کی نکال کر ایک بیہودہ بکواس ثابت کر دیا[۵]۔ ورنہ منکرین حدیث کے اصول کے مطابق تو غلام حیدر کا قرآن بھی بالکل صحیح تھا۔ کیونکہ منکرین حدیث کی طرح غلام حیدر بھی کہہ سکتا تھا کہ میں بھی کسی اصول لغت صرف و نحو کا پابند نہیں۔ جیساکہ تمہارے مسلمان بھائی منکرین حدیث پابند نہیں ہیں (دیکھو دیباچہ معارف القرآن جلد اول بار اول مصنفہ پرویز)

۵ جو پڑھ سکتا ہے تو پڑھ لے غم دل کہ ان نظروں میں آج ایک داستاں ہے

(باقی آئندہ)

[۵] غلام حیدر کے نعرۂ حیدری کا جواب قہر البشری تھا۔ ستیارتھ پرکاش کا جواب حق پرکاش اور ترک اسلام کا جواب ترکِ اسلام دونوں کتابوں کے غالباً چھ سات ایڈیشن شائع ہوئے تھے۔ ابوالمحمود

ساٹھ کتابیں مفت

حدیث کی مشہور و معروف کتاب صحیح مسلم شریف مترجم مع شرح نووی کی پہلی تین جلدیں خرید کر ساٹھ کتب مفت طلب کیجئے۔ قیمت فی جلد -/-/۸ روپے۔ محصول ڈاک فی جلد -/۲/۱ روپیہ آرڈر کے ہمراہ چوتھائی رقم پیشگی بھیجئے۔ یہ رعایت یکم اگست ۱۹۵۷ء تک ہے۔

مکتبہ سعودیہ حدیث منزل روڈ کراچی

حضرۃ الاستاذ علامہ حافظ محمد صاحب گوندلوی مدظلہ العالی کی تصانیف

خیر الکلام فی وجوب قرأۃ الفاتحۃ خلف الامام	-/-/۶ روپے
ختم نبوت	-/۱۰/- آنے
اہدائے ثواب	-/۶/- 〃
اثبات التوحید	-/۶/- 〃
صلوٰۃ مسنونہ	-/۶/- 〃
تنقید المسائل	-/۸/۱ روپیہ

مکتبہ نعمانیہ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ

مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ کی تصانیف

جماعت اسلامی کا نظریۂ حدیث	-/-/۱ روپیہ
حدیث کا مقام قرآن کی روشنی میں	-/۶/- آنے
امام بخاری کا مسلک	-/۶/- 〃
اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ	-/۴/- 〃

مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی کی تصانیف

صلوٰۃ الرسول	-/۸/۲ روپے
سبیل الرسول	-/۸/۲ 〃
اعجاز حدیث	-/۴/۲ 〃
تجلیات رمضان	-/۱۲/۱ 〃
اربعین	-/۸/- آنے

مکتبہ نعمانیہ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ